سوال

(87) ہماری مسجد کے بعض نمازی فجر کی نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد کے بعض نمازی فجر کی نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ''(یعنی جماعت میں شامل نہیں ہوتے) میں انہیں کئی بار نصیحت کرچکا ہوں۔ کیا اب میں محکمہ شرعی اموروالوں کو ان کی شکایت کردوں یا سمجھتا رہوں؟ م۔ م۔ ا۔ الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم آپ کوانہیں سمجھاتے رہنے کی ہی نصیحت کرتے ہیں۔ آپ جماعت کے چند خاص آدمیوں کو ساتھ لے کر ان پیچھے رہنے والوں کے ہاں جائیں اور انہیں نصیحت کریں اور اس عظیم خطرہ سے آگاہ کریں جو نماز باجماعت سے پیچھے رہنے میں ہے اور یہ کہ یہ اہل نفاق کی نشانی ہے۔ شاید وہ مان جائیں اور راہ راست پر آجائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَی الْمُنَافِقِینَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُونَ مَا فِیهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))

''منافقوں پر بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان دونوں میں کیا (گناہ یا ثواب) ہے تو وہ ضرور مسجد کو آتے خواہ سرین کے بل گھسٹ کر آتے۔''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَن سَمِعَ النِّدائَ فَلَمْ یاتِ؛ فلا صلاةَ لَہ اِلاَّ مِن عُذرٍ))

''جس نے اذان کی آواز سنی، پھر مسجد نہ آیا، اس کی نماز ادا نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر ہو۔''

آپ سے ایک اندھے آدمی نے اجازت چاہی کہ اسے مسجد میں لانے والا کوئی نہیں۔ کیا اس کے لیے گھر میں نماز ادا کرلینے کی رخصت ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا:

((ہل تَسمعُ النِداء بالصَّلَاة؟ قالَ: نعَمْ قالَ: فاَجِب))

"کیا نماز کی اذان سنتے ہو؟ وہ کہنے لگا: ہاں! آپ نے فرمایا: توپھر بات مانو۔"

اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جوایک جلیل القدر صحابی تھے، فرماتے ہیں: "ہم نے دیکھا کہ ایسے لوگ ہی جماعت سے پیچھے رہتے تھے جن کا نفاق معلوم تھا۔" یعنی نماز باجماعت سے۔

لہٰذا ہر مسلم پر واجب ہے کہ نماز باجماعت کی محافظت کرے اور اس سے پیچھے رہنے سے بچے اور ائمہ مساجد پر واجب ہے کہ وہ ان پیچھے رہنے والوں کو نصیحت کرتے اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے ڈراتے رہیں۔ پھر جب نصیحت کارگر نہ ہو تو ان پیچھے رہنے والوں کا معاملہ مرکزیئت کو پہنچا دیا جائے جو مسجد کے محلہ میں ہوتا کہ تعلیمات شرعیہ کی رو سے جو بات لازم ہے اس کے لیے وہ مناسب کارروائی کریں۔

اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس بات کی توفیق دے جس میں ان کی صلاح اور اللہ کے غضب اور عذاب سے ان کی نجات ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 96

محدث فتویٰ